خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

قسط-۷

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

موعظه سابع

در کلینی باسانیدی که در ان مسطور است از حفص بن غیاث ماثور است که جناب امام صادق علیه السلام فرمودند که ای حفص هفتاد گناه جاهل می بخشند پیش از اینکه گناه عالم به بخشند۔

و هم در آن کتاب از جناب امیر المومنین علیه السلام منقولست که سید المرسلین صلی الله علیه و آله فرمودند که هر که بر من عمداً دروغی به بند د پس باید که برای خود مکانی مهیا سازد در جهنم۔

و هم در آن کتاب از ابی النعمان مرویست که جناب امام محمد باقر علیه السلام می فرمودند که ای ابی النعمان بکذب و دروغ چیزی از ما نقل مکن بدرستی که ما را و ترا ایستاده خواهند کرد و از آنچه که از ما نقل کرده باشی خواهند پرسید ۔پس اگر راست گفته باشی ما ترا تصدیق خواهیم کرد و الا تکذیب تو خواهیم نمود۔

و از این قبیل احادیث بسیار وارد شده و مقصود از نقل امثال این احادیث آنست که تا مستمعین بدانند که عالم را جائز نیست که بکذب چیزی از خدا

ساتواں وعظ

کتاب ''کلینی'' میں ان اسناد کے ذریعے جن کا ذکر اس میں موجود ہے، حفص بن غیاث سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''عالم کے گناہ کو بخشنے سے پہلے، جاہل کے ستر گناہ کو بخش دیا جائے گا۔''

نیز اسی کتاب میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی میری طرف جھوٹی بات کو نسبت دیگا اس کے لئے جہنم میں ایک مکان تیار کیا جائے گا۔''

نیز اسی کتاب میں، ابی النعمان سے مروی ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''اے ابی النعمان! جھوٹی بات ہماری طرف سے نقل نہ کرو، بے شک ہم کو اور تم کو کھڑا کیا جائے گا اور جو کچھ ہم سے نقل کیا ہے، اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا ۔پس اگر سچ کہا ہوگا تو ہم تمھاری تصدیق کریں گے وگرنہ تمھاری تکذیب کریں گے۔

اس طرح کی حدیثیں بہت ہیں اور ان کو نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سننے والے جان جائیں کہ عالم کے لئے جائز نہیں ہے کہ کوئی جھوٹی بات خدا اور رسولؐ کی

و رسول خدا صلی اللہ علیه وآله نقل کند۔ وهرگاه حقیقت حال چنین باشد پس چگونه عاقل مرتکب چنین امر قبیحی خواهد شد و خود را مستحق عذاب ونکال ابدی خواهد گردانید و برای اغراض فاسده دنیانافرمانی جناب حق سبحانه و تعالیٰ و جناب ائمه معصومین علیہ السلام خواهدنمود۔

پس ملتمس از حضرات آنست که اخبار و احادیثی که بمعرض بیان می آید مطابق واقع دانسته بان اذعان نمایند و بدانند که هر چند جناب ائمه علیہ السلام میان ما تشریف ندارند لاکن کلام ایشان میان ما موجود است پس باید امتثال اوامر و مناهی ایشان نماییم ،همچنانچه که اگر حاضر و موجود می بودند امتثال می نمودیم و چنان تصور نمائیم که جناب ایشان ظاهر اندو احادیث را بیان می فرمایندو اللہ ولی التوفیق۔

مولانا مجلسی در بحار الانوار از کتاب تحفة العقول نقل نموده از جناب امام رضا علیه السلام فرمودند که فضیلت نماز جماعت بر نمازهای تنهائی اینست که بعوض هر رکعت هزار رکعت می نویسند۔

ودر کتاب تنبیه الخاطر نقل نموده که جناب سید المرسلین صلی اللہ علیه و آله فرمودند که وقتی که بنده خدا نماز جماعت گزارد حق تعالیٰ را شرم می آید که دعای او را رد نماید۔

واز ذکر شیخ شهید نقل نموده که جناب سید المرسلینؐ فرمودند که هر که چهل

طرف سے نقل کرے۔اب اگر حقیقت حال یہ ہے تو عاقل کیسے اس قبیح امر کو انجام دیگا اور خود کو ابدی عذاب و بدبختی کا مستحق بنائے گا اور دنیا کے غلط مقاصد کے لئے ،حق سبحانہ وتعالیٰ اور جناب ائمہ معصومین علیہم السلام کی نافرمانی کریگا۔

پس آپ حضرات سے التماس ہے کہ اخبار و احادیث جو بیان کئے جاتے ہیں،ان کو عین واقع جانیں اور اس کا اقرار بھی کریں اور یہ جان لیں کہ اگرچہ جناب ائمہ معصومین علیہم السلام ہمارے درمیان تشریف فرما نہیں ہیں لیکن ان کے اقوال اور کلام ہمارے درمیان ہیں۔ہم ان حضرات کے اوامر ونواہی کی اطاعت اسی طرح کریں جس طرح کہ اگر وہ حضرات حاضر وموجود ہوتے تو کرتے اور ایسا تصور کریں کہ آن حضرات ظاہر میں موجود ہیں اور احادیث کو بیان فرمارہے ہیں۔واللہ ولی التوفیق۔

مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب ''بحارالانوار'' میں کتاب ''تحفۃ العقول'' سے امام رضا علیہ السلام کی حدیث نقل کی ہے کہ فرادیٰ نمازوں پر نماز جماعت کی فضیلت یہ ہے کہ ہر رکعت کے بدلے ہزار رکعت لکھے جائیں گے۔

کتاب ''تنبیہ الخاطر'' میں نقل کیا گیا ہے کہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندۂ خدا نماز جماعت پڑھتا ہے تو اللہ کو شرم آتی ہے کہ اس کی دعا کو رد فرمائے۔''

شیخ شہید سے منقول ہے کہ جناب سید المرسلینؐ نے فرمایا جو شخص چالیس روز نماز جماعت اس طرح ادا

صباح نماز بجماعت بگزارد باینکه در اول تکبیر داخل میشده باشد حق تعالیٰ او را از آتش جهنم نجات می بخشد و او را از نفاق مبرا می سازد۔

ودر کتاب نقلیه از آن حضرت منقول است که نماز را بجماعت بجا آرند هر چند که بر سر آهن اسفل نیزه میسر شود۔ و هم از آنحضرت منقولست که کسی که بنماز جماعت حاضر نشود گواهی بعدالت او مده ۔و هم آن حضرت فرمودند که نماز پشت سر عالم برابر هزار رکعت و پشت سر قریشی برابر صد نماز و پشت سر آزاد برابر پنجاه نماز و پشت سر عبد برابر بست و پنج نماز۔

ودر خصال و مجالس ابن بابویه از جناب سید المرسلینؐ منقولست که صفوف جماعت امت من مثل صفوف فرشتگانست بالای آسمان و یک رکعت در جماعت برابر بیست و چهار رکعت است که هر رکعت از آن دوست تر است نزد حق تعالیٰ از عبادت چهل ساله۔

شیخ شهید علیه الرحمة در شرح ارشاد از بعضی کتب معتبره نقل نموده که جناب سید المرسلینؐ فرمودند که روزی حضرت جبرئیل با هفتاد هزار فرشته نزد من آمد و گفت یا رسول الله حق تعالیٰ ترا سلام میرساند و دو چیز بطریق هدیه برای تو فرستاده که آن نماز وتر باشد که سه رکعت است و نماز یومیه که با جماعت گزارده شود۔ گفتم ای جبرئیل چه توانست برای امت من در جماعت۔ حضرت جبرئیل فرمودند

کرے کہ اول تکبیر میں مسجد میں داخل ہو جائے تو حق تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات دے گا اور اس کو نفاق سے دور رکھے گا۔

کتاب ''نقلیہ'' میں آنحضرت سے منقول ہے کہ نماز کو جماعت سے پڑھا جائے اگر چہ سر پر تلوار لٹک رہی ہو۔ نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ جو شخص نماز جماعت میں شریک نہیں ہوتا اس کی عدالت کی گواہی مت دو۔اسی طرح آنحضرت نے فرمایا کہ عالم کے پیچھے نماز ،ایک ہزار رکعت کے برابر،قریشی کے پیچھے صد نماز کے برابر،آزاد شخص کے پیچھے پچاس نماز کے برابر اور غلام کے پیچھے پچیس نماز کے برابر ہے۔

کتاب ''خصال'' اور ''مجالس ابن بابویہ'' میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ میری امت کی جماعت کی صفیں ،آسمان پر فرشتوں کی صفوں کی طرح ہے اور جماعت میں ایک رکعت کا ثواب چوبیس رکعت کے برابر ہے جس کی ہر رکعت اللہ کے نزدیک، چالیس سال کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔

شیخ شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ''شرح ارشاد'' میں بعض معتبر کتابوں سے نقل کیا ہے کہ جناب سید المرسلینؐ نے فرمایا :''ایک روز جبرئیل ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ میرے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہؐ! حق تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور دو چیزیں تحفتاً آپ کے لئے بھیجی ہیں۔پہلی نماز وتر جو تین رکعت ہے اور دوسری نماز یومیہ جو جماعت سے ادا کی جائے۔میں نے کہا اے جبرئیل! میری امت کے لئے جماعت میں کونسی طاقت ہے؟ جبرئیل نے جواب دیا:

که‌ای محمدؐ هر گاه از امت تو دو کس نماز بجماعت گزارند بعوض هر رکعت برای هر یک از اینها ثواب دو صد و پنجاه نماز نوشته می شود و اگر سه کس باشند بعوض هر رکعت ثواب ششصد نماز و اگر چهار کس باشند بعوض هر رکعت برای برای هر یک از اینها ثواب یکهزار و دو صد نماز و اگر پنج کس باشند بعوض هر رکعت برای هر یک از اینها ثواب دو هزار و دو صد نماز و اگر شش کس باشند بعوض هر رکعت چهار هزار وهفتصد نماز واگر هفت کس باشند بعوض هر رکعت نه هزار و ششصد نماز و اگر هشت کس باشند بعوض هر رکعت هجده هزار و دو صد نماز و اگر نه کس باشند بعوض هر رکعت بیست وسه هزار و چهار صد نماز و اگر ده کس باشند بعوض هر رکعت هفتاد و چهار هزار نماز و وقتی که از ده متجاوز باشند پس اگر دریاهای زمین و آسمان مداد شوند و درختها قلم شوند و تمام جن و انس کتابت کنند ثواب یک رکعت را نمی توانند نوشت۔ ای رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سلم یک تکبیر که مومن دریابد با امام بهتر است از شصت هزار حج و عمره و بهتر است از دنیا و آنچه در دنیا است هفتاد هزار مرتبه و یک رکعت را که دریابد بهتر است از صد هزار دینار که در راه خدا تصدق نماید و یک سجده که مومن دریابد با امام بهتر است از آزاد کردن صد غلام و ذلک فضل اللہ یوتیه من یشاء۔

پوشیده نماند که از این قبیل دیگر احادیث اند و استیعاب این ها در یک مجلس متعذر است۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر حیات مستعار باقیست به تدریج عرض کرده خواهد شد۔

یا محمدؐ! جب آپ کی امت میں سے دو لوگ نماز جماعت سے ادا کریں تو ہر ایک کے لئے، ہر رکعت کے بدلے دو سو پچاس نماز کا ثواب لکھا جائے گا، اگر تین لوگ ہوں تو ہر رکعت کے عوض میں چھ سو نماز، اگر چار لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے بارہ سو نماز، اگر پانچ لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے دو ہزار دو سو نماز، اگر چھ لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے چار ہزار سات سو نماز، اگر سات لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے نو ہزار چھ سو نماز، اگر آٹھ لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے اٹھارہ ہزار دو سو نماز، اگر نو لوگ ہوں تو ہر رکعت کے عوض تیئیس ہزار چار سو نماز، اگر دس لوگ ہوں تو ہر رکعت کے بدلے ۷۴ ہزار نماز کا ثواب ملے گا، اور تعداد دس سے بڑھ جانے پر، اگر زمین و آسمان کے تمام دریا روشنائی ہو جائیں اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام جن و انس کتابت کریں، تب بھی ایک رکعت کا ثواب نہیں لکھ پائیں گے۔ اے رسول خدا! ایک تکبیر جو مومن امام جماعت کے ساتھ پالے، ساٹھ ہزار حج و عمرہ نیز دنیا سے اور اس کے اندر موجود چیزوں سے ستر ہزار مرتبہ بہتر ہے اور ایک رکعت کا پالینا، راہ خدا میں ایک لاکھ دینار صدقہ دینے سے بہتر ہے اور امام کے ساتھ ایک سجدہ جو مومن پالے، سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اس طرح کی دوسری حدیثیں بھی موجود ہیں اور ان سب کا ایک مجلس میں بیان کرنا مشکل ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اگر حیات مستعار باقی رہی تو آہستہ آہستہ بیان کیا جائے گا۔ **(جاری)**